طرف نہو تو ان منافع اور نماسی ہی اور جائداد بڑہائی جای تو کیا عجب کہ
اولی ہو اور حفاظت اسکی باوجودیکہ سہل ہے متعلق عامہ ثقات جماعت شیعہ کے
سے خصوصاً سادات رفیع الدرجات کی جیسا حفظ اپنی اراضی و باغات کا
کرتے ہین اور علی ہذا القیاس علمای ربانیین اور قبالہ اس جائداد کا تبرکاً نام
نامی معصوم سی ہو یعنے جنکا وہ مال ہے اور غیر خمس مین مثل متروکہ اوس
شخص کے کہ جسکا وارث امام ہو زیادہ موقع اسکا ہے کہ حضرت کی نام نامی
سے اوسکی جائداد خرید کرکے اوسکے منافع رفاہ بلاد و جماعت قائم مین صرف
کرین اور منافع عامہ مین اس فرقہ حقہ کے اور تجارت وغیرہ تدابیر مناسبہ
ایسی جائدادین بڑہائی جائین اور استنباط اس خصوص کا عمومات وغیرہ سے
ممکن ہے اور تفصیل اسکی موقوف مطالعہ پر عماد الاجتہاد کی ہی اور بہرکیف
متکفل اس خرید وغیرہ کے علمای متدین علمائی اہلبیت سے ہون گی واللہ
اعلم **مولف** کہتا ہی کہ واقعی چشم انصاف و انجام بین کی راہ سی ہمارے
حضرت استاد کی عجیب لطیف رای ہے کہ جامع مصالح عقلی و نقلی ہے اور افسوس
ہے کہ زمانہ غیبت کبری سے ابتک اگر ایسے عنوان سے ایسے مداخل کا انتظام
ہوتا تو شہر کے شہر بس جاتی اور نفع عظیم عاید حال فرقہ حقہ خصوصاً سادات
رفیع الدرجات کی ہوتا پس خدا جزای خیر دی سید استاد کو ایسی بنای
مستحکم کی تجویز پر کہ جس سے سراسر دیانت و امانت و حکمت و دانش و انجام
بینی ٹپک رہی ہی وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وکم ترک الاول للآخر
والحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد وعترتہ الطیبین الطاہرین